

# کتابِ دانیال - نمبر ترانوے

روم کے پیشگویانہ ثلاثیے کا انکشاف: قدیم بت پرستی سے جدید فریب تک

Jeff Pippenger

2024-02-26

دانیال کی کتاب یہ واضح کرتی ہے کہ رویا کو قائم کرنے والی قوت روم ہے، اور جب ولیم ملرنے اس حقیقت کی نشاندہی کی تو ملیرائٹ تاریخ کے پروٹسٹنٹوں نے اس فہم کی مخالفت کی۔ آخری ایام میں بھی رویا کو قائم کرنے والی روم ہی ہے، اور آج لاوڈیکی ایڈونٹسٹ ازم اس گروے ہوئے پروٹسٹنٹ نظریے کو تھامے ہوئے ہے کہ "تیری قوم کے لٹیرے" انطیوخس ایپفانس ہیں۔ ملیرائٹ تاریخ میں جن اہل عہد کو نظر انداز کیا جا رہا تھا انہوں نے اسی سچائی کی مزاحمت کی، اور اب یہی سچائی آخری ایام کے وہ اہل عہد بھی رد کر رہے ہیں جنہیں اب نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ سلیمان نے خوب کہا:

جو کچھ ہو چکا ہے وہی پھر ہوگا؛ اور جو کچھ کیا گیا ہے وہی پھر کیا جائے گا؛ اور آفتاب کے نیچے کوئی نئی بات نہیں۔ کیا کوئی ایسی چیز ہے جس کے بارے میں کہا جائے، دیکھو، یہ نئی ہے؟ وہ تو پہلے ہی ہم سے پہلے کے قدیم زمانوں میں ہو چکی ہے۔ واعظ ۱:۹، ۱۰۔

نبوتی لحاظ سے روم کے تین مظاہر ہیں، اور پہلے دو مظاہر تیسرے کی خصوصیات کی نشاندہی کرتے ہیں، کیونکہ سچائی دو کی گواہی سے قائم ہوتی ہے۔

لیکن اگر وہ تیری بات نہ سنے، تو اپنے ساتھ ایک یا دو اور لے جا تاکہ دو یا تین گواہوں کی زبانی ہر بات قائم ہو جائے۔ متی 18:16۔

بت پرست روم کا مذہب بت پرستی تھا، اور بت پرستی سچے مذہب کی ایک جعلی نقل ہے۔ یہ اس معنی میں جعلی نہیں جیسے جعلی کرنسی سمجھی جاتی ہے، کیونکہ بت پرستی حقیقت میں سچے مذہب سے بالکل مختلف نظر آتی ہے۔ لیکن پیشگوئی کے لحاظ سے اس میں جعلی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ روم کا شہر یروشلم کی ایک جعلی نقل ہے، اور اس میں ایک معبد (پینتھیون) بھی ہے جو یروشلم کے بیکل کی جعلی نقل تھا۔ بت پرستی کی مذہبی رسومات نامقدس اور شیطانی ہیں، مگر وہ شیطان کی جعلی مذہبی رسومات کی نمائندگی کرتی ہیں۔ بت پرست روم کے مذہب کے سربراہ کا لقب "پونٹیفیکس میکسیمس" تھا۔ "پونٹیفیکس میکسیمس" ابتدا میں قدیم روم میں رومی ریاستی مذہب کے اعلیٰ پادری کے لیے مستعمل تھا، اور اس کی جڑیں ابتدائی رومی جمہوریہ تک جا پہنچتی ہیں۔ وقت کے ساتھ یہ سیاسی اور مذہبی اختیار سے وابستہ ہو گیا اور بالآخر ارتقا پا کر وہی لقب بن گیا جو آج رومن کیتھولک چرچ میں پوپ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

بت پرست روم کے اعلیٰ پجاری کا لقب پونٹیفیکس میکسیمس تھا، اور یہی لقب پاپائی روم کے اعلیٰ پجاری کا بھی تھا، اور یہ ایک لاطینی اصطلاح ہے جس کا مطلب "اعلیٰ ترین سپریم پونٹف" ہے۔ وہ رومی ریاستی مذہب کا اعلیٰ پجاری تھا، خصوصاً دیوتا جوپیٹر کے فرقے کا۔ پونٹیفیکس میکسیمس کے پاس نمایاں مذہبی اختیار اور ذمہ داریاں تھیں، جن میں مختلف مذہبی رسومات کی نگرانی کرنا اور رومی مذہبی کیلنڈر کے درست طور پر چلنے کو یقینی بنانا شامل تھا۔ پونٹیفیکس میکسیمس کالج آف پونٹفس (Pontificum) کا سربراہ تھا، جو پادریوں کا ایک گروہ تھا جو رومی مذہب کی رسومات کی تشریح اور برقرار رکھنے کے ذمہ دار تھے۔

بت پرست اور پاپائی دونوں روم کا اعلیٰ پجاری پونٹیفیکس میکسیمس کہلاتا تھا، لہذا جدید روم کے سربراہ کا لقب بھی فطری طور پر پونٹیفیکس میکسیمس ہی ہوگا۔ بت پرست روم کا مذہب بت پرستی تھا، اور پاپائی روم کا مذہب بھی، اور اب بھی، بت پرستی ہی ہے مگر مسیحیت کے دعوے کی

آڑ میں، اور آخری ایام کے جدید روم کا مذہب بھی مسیحیت کے دعوے کی آڑ میں چھپی ہوئی بت پرستی ہوگا۔

بت پرستانہ اور پاپائی روم دونوں کے لیے ایک مخصوص مدت مقرر تھی جس میں وہ بلا شرکت غیرے حکمرانی کرنے والے تھے۔ بت پرستانہ روم کے لیے دانی ایل کے باب گیارہ، آیت چوبیس کی زمانی پیشگوئی کی تکمیل میں تین سو ساٹھ برس تک بلا شرکت غیرے حکمرانی کرنا مقرر تھا۔

وہ امن کے ساتھ صوبے کے سب سے خوشحال مقامات میں بھی داخل ہوگا، اور وہ وہ کچھ کرے گا جو نہ اس کے باپوں نے کیا اور نہ اس کے باپ دادا نے؛ وہ ان کے درمیان غنیمت، لوٹ اور دولت بانٹ دے گا۔ ہاں، وہ کچھ عرصے تک مضبوط قلعوں کے خلاف اپنی تدبیروں کا منصوبہ بھی باندھے گا۔  
دانی ایل ۱۱:۲۴

آیت چوبیس کا موضوع بت پرست روم ہے، کیونکہ آیت سولہ میں وہ موضوع بن گئے تھے، اور آیت اکتیس تک بطور موضوع برقرار رہتے ہیں۔ ان آیات پر ہم آنے والے مضامین میں خاص طور پر گفتگو کریں گے، لیکن یہاں ہم صرف یہ نشان دہی کر رہے ہیں کہ نبوت نے بتایا تھا کہ بت پرست روم تین سو ساٹھ برس تک بالادست حکمرانی کرے گا، جیسا کہ اس عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ روم "اپنی تدابیر مضبوط قلعوں کے خلاف، حتیٰ کہ ایک مدت تک، پیش بندی کرے گا۔" جس لفظ کا ترجمہ "خلاف" کیا گیا ہے، اس کا اصل معنی "سے" ہے، اور آیت یہ کہہ رہی ہے کہ روم "مضبوط قلعوں" یعنی شہر روم "سے" دنیا کو چلائے گا، اور یہ کام ایک "مدت" تک کرے گا، یعنی تین سو ساٹھ برس۔

بت پرست روم نے 31 قبل مسیح ایکٹیم کی جنگ میں بالادستی کے ساتھ حکمرانی شروع کی، اور 330 بعد مسیح تک اسی طرح حکمرانی کرتا رہا، جب قسطنطین نے سلطنت کا دارالحکومت شہر روم کے مضبوط گڑھ سے شہر قسطنطنیہ منتقل کر دیا۔ پھر سلطنت کا بدنام زمانہ زوال شروع ہوا۔ شہر روم بت پرست روم کے لیے نبوتی "گڑھ" تھا، اور جب وہ اسی شہر سے حکومت کرتا تھا تو ناقابل شکست تھا۔ اقتدار کی منتقلی کے بعد ہونے والی جنگوں میں، شہر روم جینسیرک اور حملہ آور وحشی قبائل کے لیے حملے کا ہدف بن گیا، جن کی نمائندگی مکاشفہ باب آٹھ کے پہلے چار نرسنگوں سے کی گئی ہے۔

اسی وجہ سے دانیال باب گیارہ، آیت اکتیس میں، وہ "افواج" (بت پرست روم) جو پاپائیت کی حمایت میں کھڑی ہوئیں، نے سب سے پہلے "قوت کے مقدس مقام" کو ناپاک کیا۔ روم کا شہر، بت پرست اور پاپائی دونوں روم کے لیے نبوتی "قوت کا مقدس مقام" ہے، کیونکہ سال 330 میں، جب بت پرستانہ اختیار قسطنطنیہ منتقل کیا گیا، تو روم کا شہر ابھرتے ہوئے پاپائی روم کے سپرد کر دیا گیا۔ اسی لیے مکاشفہ باب تیرہ، آیت دو کہتا ہے کہ اژدہا (بت پرست روم) نے پاپائی روم کو اس کی "کرسی" دی۔ "کرسی" وہ جگہ ہے جہاں سے کوئی طاقت حکومت کرتی ہے، اور سال 538 سے 1798 تک پاپائی روم نے بالادستی کے ساتھ حکومت کی، جیسے بت پرست روم نے "ایک مدت" تک بالادستی کے ساتھ حکومت کی تھی۔

پیشگوئی ایک مخصوص مدت کی نشان دہی کرتی ہے جب بت پرست اور پاپائی دونوں روم پوری بالادستی کے ساتھ حکومت کریں گے، اور جب وہ ایسا کریں گے تو اپنے مرکز اقتدار سے کریں گے، جو کہ شہر روم تھا۔ بت پرست روم کی ناقابل شکست حیثیت اس وقت ختم ہوئی جب وہ شہر روم سے نکل گئے، اور یوں تین سو ساٹھ برسوں کا وہ دور اختتام کو پہنچا جسے آیت چوبیس میں 'وقت' کے طور پر بیان کیا گیا ہے؛ اور جب 1798 میں پاپائی حکمرانی کے بارہ سو ساٹھ برس پورے ہوئے تو نپولین نے پوپ کو شہر روم سے نکلوا دیا اور وہ جلاوطنی میں مر گیا۔

بت پرستانہ روم اور پاپائی روم یہ ثابت کرتے ہیں کہ آخری دنوں میں ایک مخصوص نبوی مدت کے لیے جدید روم بالادستانہ طور پر حکومت کرے گا۔ "وقت پھر نہ رہے گا"، لیکن آخری دنوں میں پاپائی ظلم و

ستم کی مدت ایک مخصوص مدت ہے جو امریکہ میں جلد آنے والے اتوار کے قانون سے شروع ہوتی ہے اور انسانی آزمائشی مہلت ختم ہونے تک جاری رہتی ہے، جب میکائیل کھڑا ہو کر یہ اعلان کرے گا، "جو ہے انصاف ہے، وہ ابھی بھی ہے انصاف ہے؛ اور جو پلید ہے، وہ ابھی بھی پلید ہے؛ اور جو راستباز ہے، وہ ابھی بھی راستباز ہے؛ اور جو مقدس ہے، وہ ابھی بھی مقدس ہے۔"

اپنی خونریز تاریخ کے دوران بت پرست روم نے شہر روم کے کولوسیم میں مسیحیوں کو ستایا، اور مسیحی مؤرخوں نے اندازہ لگایا ہے کہ پاپائی حکمرانی کے تاریک دور میں پاپائیت کے ہاتھوں ایک سو ملین شہداء کو قتل کیا گیا، لیکن پاپائیت اس دعوے کی تردید کرتی ہے اور اندازہ تقریباً پچاس ملین بتاتی ہے۔ بت پرست اور پاپائی روم دونوں نے خدا کے وفاداروں کو ستایا، اور جدید روم بھی آخری دنوں میں خدا کے وفادار لوگوں کو ستائے گا۔

بہت سے قید کیے جائیں گے، بہت سے اپنی جان بچانے کے لیے شہروں اور قصبوں سے بھاگیں گے، اور بہت سے مسیح کی خاطر حق کے دفاع میں ڈٹے رہنے کی وجہ سے شہید ہوں گے۔ منتخب پیغامات، کتاب 3، 397۔

بت پرست روم نے دنیا پر کنٹرول حاصل کرتے ہوئے تین جغرافیائی رکاوٹوں پر قابو پایا۔ پاپائی روم نے دنیا پر کنٹرول حاصل کرتے ہوئے تین جغرافیائی رکاوٹوں پر قابو پایا۔ جدید روم نے 1989 میں بادشاہ جنوب (ملحدانہ سوویت یونین) پر قابو پایا، اور اگلے مرحلے میں جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت سرزمین جلال (ریاست ہائے متحدہ امریکہ) کو فتح کرے گا۔ اس کے بعد وہ مصر (تمام دنیا) پر غالب آ جائے گا۔

پورا معاشرہ دو بڑے گروہوں میں بٹنا جا رہا ہے: فرمانبردار اور نافرمان۔ ہم کس گروہ میں شمار ہوں گے؟

جو لوگ خدا کے احکام پر عمل کرتے ہیں، جو صرف روٹی سے نہیں بلکہ خدا کے منہ سے نکلنے والے ہر کلام سے جیتے ہیں، وہ زندہ خدا کی کلیسیا کو تشکیل دیتے ہیں۔ جو لوگ ضدِ مسیح کی پیروی اختیار کرتے ہیں وہ عظیم مرتد کے تابع ہوتے ہیں۔ شیطان کے پرچم تلے صف بستہ ہو کر وہ خدا کی شریعت کو توڑتے ہیں اور دوسروں کو بھی اسے توڑنے پر اکساتے ہیں۔ وہ قوموں کے قوانین کو اس طرح وضع کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ لوگ خدا کی بادشاہی کے قوانین کو پامال کر کے دنیاوی حکومتوں کے لیے اپنی وفاداری ظاہر کریں۔

شیطان غیر اہم سوالات کے ذریعے ذہنوں کو بھٹکا رہا ہے تاکہ وہ نہایت اہم معاملات کو صاف اور واضح نظر سے دیکھ نہ سکیں۔ دشمن دنیا کو اپنے جال میں پھانسنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔

نام نہاد مسیحی دنیا عظیم اور فیصلہ کن اقدامات کا میدان عمل ہوگی۔ اہل اختیار پاپائیت کی مثال پر ضمیر کو قابو میں رکھنے کے قوانین بنائیں گے۔ بابل اپنی زناکاری کے غضب کی شراب سب قوموں کو پلوائے گا۔ ہر قوم اس میں شامل ہوگی۔ Manuscript Releases، جلد 1، 296۔

اس سچائی کا دفاع کرنے کے لیے جو دانی ایل باب گیارہ آیت اکتالیس کی "خوبصورت زمین" کو ریاست ہائے متحدہ کی علامت قرار دیتی ہے، یہوداہ کے قبیلے کے شیر نے آخری ایام کے علم نبوت کے طالب علموں پر نبوت کے سہ گانہ اطلاق کا اصول آشکار کیا۔ ان آخری چھ آیات سے حاصل ہونے والی روشنی کو اس طرح ثابت کیا گیا ہے کہ دانی ایل کی کتاب میں "daily" daily کے ذریعے نمایاں کی گئی تاریخ—جیسا کہ دانی ایل باب گیارہ کی آیت اکتیس میں پیش کی گئی ہے—کو اسی باب کی آخری چھ آیات پر منطبق کیا گیا ہے۔ وہی سنگ بنیاد سچائی ("daily" daily جو ملر کے نبوتی ڈھانچے کی کنجی بنی، اسی نے آخری ایام کے نبوتی ڈھانچے کو بھی جنم دیا۔ ملر کا ڈھانچہ بت پرستی اور پاپائیت کی دو ویران گر طاقتوں پر مبنی تھا جو خدا کے لوگوں کو ستاتی رہیں، اور آخری ایام کا ڈھانچہ تین ویران گر

طاقتوں پر مبنی ہے جو آخری ایام میں خدا کے لوگوں کو ستاتی ہیں۔

دانی ایل باب گیارہ کی آخری چھ آیات میں جس علم کے اضافے کی نمائندگی کی گئی ہے—جو 1989 میں آیا، اور جس کی علامت کے طور پر دریائے حدیقل پیش کیا گیا ہے—اس کی حق کے دشمنوں نے مزاحمت کی۔ اسی مزاحمت کے نتیجے میں نبوت کے سہ گانہ اطلاق کے اصول کا ادراک ہوا، جسے ابتدا میں روم کے سہ گانہ اطلاق کے طور پر پہچانا گیا، اور یہی وہ موضوع ہے جو نبوی تاریخ کے تصور کو قائم کرتا ہے۔

جہاں کوئی رویا نہ ہو، وہاں لوگ ہلاک ہو جاتے ہیں؛ لیکن جو شریعت پر عمل کرتا ہے، وہ مبارک ہے۔  
امثال 29:18۔

روم کے تین مظاہر کے سہ گانہ اطلاق سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بت پرست اور پاپائی روم کا مذہب بت پرستی ہے، اور ان کے مذہبی نظام کی سربراہی Pontifex Maximus کہلانے والا ایک شخص کرتا ہے۔ روم کے ان دونوں مظاہر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ایک مقررہ مدت تک ان کی مطلق العنان حکومت قائم ہونے سے پہلے تین جغرافیائی طاقتوں کو راستے سے ہٹا دیا جاتا ہے، اور یہ کہ وہ روم کے سات پہاڑیوں والے شہر سے حکومت کریں گے، جو ان کی قوت کا گڑھ ہے۔ دونوں اس حقیقت کی گواہی دیتے ہیں کہ انہوں نے خدا کے وفادار لوگوں کو ستایا۔ چنانچہ انہی دو گواہوں کی بنیاد پر ہم جانتے ہیں کہ جدید روم کا مذہب بھی بت پرستی ہوگا، اور اس کی رہنمائی روم کے پوپ کریں گے جن کا لقب Pontifex Maximus ہے۔

اس سے پہلے کہ عظیم فاحشہ اقتدار سنبھالے اور مطلق العنان حکمرانی کرے، جدید روم کو تین رکاوٹیں عبور کرنی ہوں گی۔ پہلی رکاوٹ ماضی کی وہ تاریخ ہے جو 1989 میں سوویت یونین کے خاتمے کے ساتھ ختم ہوئی—روم کا لادین دشمن جو یورپ میں روم کی طاقت کی مزاحمت کرتا تھا۔ اگلی رکاوٹ ریاست ہائے متحدہ میں جلد نافذ ہونے والے اتوار کے قانون کے ساتھ ختم کر دی جائے گی، اور پھر اقوام متحدہ مختصر مدت کے لیے اپنی اتھارٹی جدید روم کے سپرد کر دے گی۔ جب وہ مکمل طور پر تخت نشین ہو جائے گا تو آخری ایام کے ظلم و ستم کا آغاز ہوگا۔

دانیال کی کتاب، اور بالخصوص مکاشفہ کا آٹھواں باب، روم کی نبوی خصوصیات بیان کرتے ہیں، جو جدید روم کی درست تفہیم میں مدد دیتے ہیں۔ ان خصوصیات میں سے ایک وہ تقسیم تھی جو سن 330ء میں قسطنطین کے ہاتھوں رومی سلطنت کی مشرق و مغرب میں تقسیم تھی۔ بت پرست روم اور پاپائی روم، جب ایک ساتھ سمجھے جائیں، تو روم کی دوہری ماہیت کی طرف بھی اشارہ کرتے ہیں۔ قسطنطین کی وہ تقسیم جس نے مغربی اور مشرقی روم کو وجود دیا، بت پرست اور پاپائی روم کے لیے دوسری گواہی ہے۔ قسطنطین نے دیوانی اختیار مشرق میں قائم کیا اور کلیسائی اختیار مغرب میں چھوڑ دیا۔ بت پرست روم ریاستی حکمت عملی کی نمائندگی کرتا تھا اور پاپائی روم کلیسائی حکمت عملی کی۔ مشرق ریاستی حکمت عملی تھا، مغرب کلیسائی حکمت عملی تھا—جیسا کہ دانیال باب دو کے لوے اور مٹی سے، یا دانیال باب آٹھ کے مذکر سینگ اور مونث سینگ سے، یا دانیال باب سات کے درندوں اور دانیال باب آٹھ کے بیکل کے جانوروں سے تمثیل کیا گیا ہے۔

جدید روم بھی اپنی فطرت میں دوہرا ہوگا، جو کلیسا اور ریاست، لوے اور مٹی، اور کلیسائی تدبیر اور ریاستی تدبیر کے امتزاج پر مشتمل ہوگا، لیکن جدید روم اپنی فطرت میں سہ گانہ بھی ہے۔ مکاشفہ باب آٹھ میں مغربی اور مشرقی دونوں روم حرفاً اور تمثیلاً تین حصوں میں تقسیم کیے گئے تھے۔ مشرقی روم سے حکومت کرنے والے قسطنطین نے اپنی سلطنت کو حرفاً اپنے تین بیٹوں میں تقسیم کیا، اور مغربی روم کو تمثیلاً سورج، چاند اور ستاروں کے ذریعے ظاہر کیا گیا، جو رومی سلطنت کے اختیار کردہ ثلاثی طرز حکومت کی نمائندگی کرتے تھے۔ پس، جدید روم، اگرچہ کلیسائی تدبیر اور ریاستی تدبیر کی دوہری حیثیت رکھتا ہے، ایک سہ گانہ اتحاد کی بھی نمائندگی کرے گا جس کی علامت اژدہا،

حیوان اور جھوٹا نبی ہیں۔

بت پرستانہ اور پاپائی روم کے ظواہر حتمی جدید روم کی پیچیدہ نبوی ساخت کی نشاندہی کرتے ہیں۔ یہ وہ تین رکنی اتحاد ہے جو جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت وقوع پذیر ہوگا اور دنیا کو ہر مجددوں تک لے جائے گا۔ یہ عالمگیر "درندے کی شبیہ" ہے جو کلیسیا اور ریاست کے امتزاج کی علامت ہے۔ اس کا سربراہ پونٹی فیکس میکسمس ہے، جو شہر روم سے حکومت کرتا ہے، جو اس کے اقتدار کی نشست ہے۔ گناہ کے آدمی کا دیوانی اختیار اقوام متحدہ فراہم کرے گا، اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی جابرانہ طاقت کے ذریعے دنیا کو مخالف مسیح کے تین گنا، مگر دوہرے نظام کو قبول کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ پس جس طرح مکاشفہ باب تیرہ، آیت دو میں بت پرستانہ روم (اڑدبا) نے پاپائیت کو "اپنی قوت، اپنا تخت اور بڑا اختیار" دیا، اسی طرح ریاست ہائے متحدہ امریکہ، جو بت پرستانہ روم کی نظیر ہے، جدید روم کے لیے یہی تین کام انجام دیتا ہے۔ تخت سات پہاڑیوں کے شہر روم میں واقع ویٹیکن سٹی ہے، اختیار اقوام متحدہ ہے، اور قوت ریاست ہائے متحدہ امریکہ ہے۔ یہ سب مل کر دنیا کو اس مقام تک لے جاتے ہیں جہاں پاپائیت "اپنے انجام کو پہنچے گی، اور کوئی اس کی مدد نہ کرے گا"۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

اور چھٹے فرشتے نے اپنا پیالہ بڑے دریا فرات پر انڈیل دیا؛ اور اس کا پانی خشک ہو گیا تاکہ مشرق کے بادشاہوں کے لیے راستہ تیار ہو جائے۔ اور میں نے دیکھا کہ مینڈکوں کی مانند تین ناپاک ارواح اڑدبا کے منہ سے، اور حیوان کے منہ سے، اور جھوٹے نبی کے منہ سے نکلیں؛ کیونکہ وہ شیاطین کی ارواح ہیں جو معجزے دکھاتی ہیں، جو زمین کے بلکہ تمام دنیا کے بادشاہوں کے پاس جاتی ہیں تاکہ انہیں خدا قادر مطلق کے اس بڑے دن کی لڑائی کے لیے جمع کریں۔ دیکھو، میں چور کی طرح آتا ہوں۔ مبارک ہے وہ جو جاگتا ہے اور اپنے کپڑے سنبھالے رکھتا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ ننگا پھرے اور لوگ اس کی شرمندگی دیکھیں۔ اور اس نے انہیں ایک ایسی جگہ میں جمع کیا جو عبرانی زبان میں آرماگیڈون کہلاتی ہے۔ اور ساتویں فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا میں انڈیل دیا؛ اور آسمانی ہیکل سے، تخت کی طرف سے، ایک بڑی آواز آئی کہ: یہ کام ہو گیا۔ مکاشفہ 12:16-17۔